REGD No L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱ر

۱۷ ذلقعدہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۱۱ ر اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۱۱ ستمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۰۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ ر ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پیچش کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کشمیر کمیشن نے عارضی صلح سے متعلق نئی تجاویز شائع کر دیں

پاکستان کی طرف سے ثالثی کی تجاویز کو منظور کر لیا گیا

کراچی ۱۰ ر ستمبر۔ کشمیر کمیشن نے آج وہ نئی تجاویز شائع کر دی ہیں۔ جو عارضی صلح کے سلسلے میں پیدا شدہ تعطل کو دور کرنے کے لئے گذشتہ دنوں اس نے پیش کی تھیں۔ تجاویز میں کہا گیا تھا۔ کہ ۱۳ ر اگست والی قرارداد کے دوسرے حصہ کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق باہمی اختلافات کو آخری فیصلے کے لئے ایک ثالث کے سپرد کر دیا جائے۔ ان اختلافات کے دور ہو جانے کے بعد ثالثی فوراً ختم کر دی جائے گی۔ اور ۱۳ ر اگست کی قرارداد کے باقی حصے پر عمل شروع کیا جائے گا۔ جو رائے شماری سے تعلق رکھتا ہے۔ کمیشن نے ان تجاویز میں ثالث کے لئے امیر البحر چسٹر ولیم نمٹز کا نام پیش کیا تھا۔ اور لکھا تھا۔ کہ چونکہ ثالث کا تقرر صرف عارضی صلح سے متعلق اختلافات کو دور کرنے کے لئے عمل میں لایا جائیگا۔ اس لئے کمیشن ان فرائض کی سر انجام دہی کے لئے بدستور کام کرتا رہے گا۔ جو ۵ ر جنوری کی قرارداد کی رو سے اس پر عائد ہوتے ہیں۔ حکومت پاکستان نے ثالثی کی تجاویز اس امید پر مان لی ہیں۔ کہ عارضی صلح کے راستے سے موجودہ مشکلات دور ہو جائیں گی۔ نئی دہلی کی خبروں میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان نے ان تجاویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

پاکستان کی مرکزی حکومت میں چوہدری نذیر احمد خاں سردار بہادر خاں اور اے ایم ملک کو وزیر مقرر کر دیا گیا

تین نئے وزیروں کے علاوہ ایک نائب وزیر کا تقرر بھی عمل میں لایا گیا ہے

کراچی ۱۰ ر ستمبر۔ پاکستان کی مرکزی حکومت میں تین نئے وزیروں اور ایک نائب وزیر کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ نئے وزیروں میں چودھری نذیر احمد خاں۔ سردار بہادر خاں اور اے۔ ایم ملک کے نام شامل ہیں۔ سردار محمد نواز خاں نائب وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ چودھری نذیر احمد خاں اور سردار بہادر خاں نے آج صبح حلف اٹھانے کے بعد اپنے نئے عہدوں کا چارج سنبھال لیا۔ چودھری نذیر احمد خاں کو وزارت صنعت اور سردار بہادر خاں کو وزارت مواصلات کا چارج سونپا گیا ہے۔ ڈاکٹر اے۔ ایم ملک جو وزارت امور عامہ اور صحت کے انچارج ہوں گے۔ چند دن میں مشرقی بنگال سے کراچی پہنچنے کے بعد اپنے نئے عہدے کا چارج سنبھالیں گے۔ چودھری نذیر احمد خاں کی عمر اس وقت ۵۱ سال ہے۔ آپ مغربی پنجاب کے ایک کامیاب وکیل ہیں۔ اپنے صوبے میں آپ نے خدمت خلق کا مخلوص کام سر انجام دیا ہے۔ ۱۹۳۶ء میں آپ نے منٹگمری میں ضلع مسلم لیگ قائم کی۔ آپ پاکستان مجلس دستور ساز کے رکن ہیں۔ پچھلے سال ماہ مئی میں آپ سٹرلنگ قرضے کی کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے غیر سرکاری نمائندے کی حیثیت میں شریک ہوئے تھے۔

سردار بہادر خاں سردار عبد الرب نشتر کے گورنر مغربی پنجاب مقرر ہونے کے بعد عارضی طور پر وزارت مواصلات کے انچارج بنا دیئے گئے۔ پہلے آپ وزارت امور خارجہ میں نائب وزیر تھے۔ اے۔ ایم ملک مشرقی بنگال کے رہنے والے ہیں۔ آپ ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئے۔ پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں۔ مزدوروں کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ اور تقسیم کے بعد مشرقی بنگال میں زراعت اور صحت کے وزیر مقرر ہوئے۔

پاکستان چیمبر آف کامرس کا تجارتی وفد

کراچی ۱۰ ر ستمبر۔ پاکستان ایوان تجارت نے عنقریب یورپ اور مشرق وسطی کے ملکوں میں ایک غیر سرکاری تجارتی وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امید ہے یہ وفد اگلے مہینے کے دوران میں کراچی سے روانہ ہو جائیگا۔

وفاداری کا اعلان

ہانگ کانگ ۱۰ ر ستمبر۔ صوبہ ینان کے گورنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ چین کی نیشنلسٹ حکومت کا وفادار رہے گا۔ اس وقت ینان میں قریباً ۶ ہزار کمیونسٹ سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ جن کے مقابلے کے لئے نیشنلسٹ فوجوں نے جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔

صنعتوں کی مشاورتی کونسل کا سہ روزہ اجلاس

کراچی ۱۰ ر ستمبر۔ آج یہاں صنعتوں کی مشاورتی کونسل کا سہ روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ کانفرنس میں ٹیکنیکل ماہرین کی کمی کو دور کرنے۔ صنعتی اداروں میں ساز و سامان کے اضافے اور تربیتی ادارے قائم کرنے کے متعلق دور رس فیصلے کئے گئے۔ صنعتوں میں نقل و حمل کی اہمیت پر بھی خاص طور پر غور کیا گیا۔

لیبر کی بین الاقوامی کانفرنس

کراچی ۱۰ ر ستمبر۔ اس مہینے کی ۱۲ تاریخ سے ۲۴ تاریخ تک سنگاپور میں لیبر کے بین الاقوامی ادارے کی جو ٹیکنیکل کانفرنس ہو رہی ہے۔ اسمیں شریک ہونے والے پاکستانی وفد کی رہنمائی کرنل ایس حمید اللہ کریں گے۔

قائد اعظم کی پہلی برسی پر حکومت کی طرف سے عام تعطیل کا اعلان

کراچی ۱۰ ر ستمبر۔ کل مورخہ ۱۱ ر ستمبر کو پاکستان کے طول و عرض میں قائد اعظم کی پہلی برسی منائی جا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۲ ر ستمبر کے روز عام تعطیل منائی جائے۔

کلکتہ یونیورسٹی غیر معین عرصہ کیلئے بند

کلکتہ ۱۰ ر ستمبر۔ طلباء کے مظاہروں اور ہڑتال کی وجہ سے کلکتہ یونیورسٹی کو غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ کل طلباء کے ایک مظاہرہ پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ نیز اشک آور گیس بھی استعمال کی گئی۔ اس ہنگامے میں ایک سو کے قریب طلباء گرفتار ہوئے۔

جنرل اسمبلی میں عالمگیر وفاقی حکومت کے سوال پر غور کیا جائے گا

لیک سیکسس ۱۰ ر ستمبر۔ خیال ہے۔ کہ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو ۲۰ ر ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ عالمگیر وفاقی حکومت کے مسئلہ پر بھی بحث کی جائیگی۔ ارجنٹائن کے نمائندے نے ایک قرارداد پر بحث کا نوٹس دیا ہے۔ جو عالمگیر وفاقی حکومت کے مسئلہ سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ جمعیت اقوام کے منشور میں تبدیلی کے لئے ایک عام کونسل بلائی جائے۔

بقیہ: ایک بڑی تعداد پیسے پیسے کو محتاج ہو گئی ہے۔ پھر سنگھ پر سے پابندی اٹھا لینے کی وجہ سے بھی ہندوستان کے مسلمانوں میں قدرتی طور پر خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ اور یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ہندوستان سے ہجرت کا سلسلہ پھر شروع نہ ہو جائے۔ ہمارے ہمسایہ ملک کے رویہ سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو نکالنے اور ہمیں تنگ کرنے کے لئے اس مسئلہ کو ہمیشہ برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ کہ تا پاکستان مہاجرین کی آبادکاری سے کبھی فارغ نہ ہو سکے۔

آج ۱۱ ر ستمبر کو پونے چھ بجے شام
قائد اعظم علیہ الرحمۃ کی پہلی برسی
پر
یونیورسٹی گراؤنڈ لاہور میں
ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر
جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے
(محکمہ تعلقات عامہ)

حکومت مہاجر اور غیر مہاجر کے درمیان ہر قسم کا فرق مٹانے کا تہیہ کر چکی ہے

کراچی ۱۰ ر ستمبر۔ آج یہاں مہاجرین کی مشاورتی کونسل کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے حکومت پاکستان کے وزیر مہاجرین و بحالیات خواجہ شہاب الدین نے اعلان کیا۔ کہ حکومت مہاجرین اور غیر مہاجرین کے درمیان ہر قسم کا فرق مٹانے کا تہیہ کر چکی ہے۔

تقریر کے دوران میں آپ نے مہاجرین کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ پاکستان میں ایسا طریقہ زندگی اختیار کریں۔ جس سے وہ یہاں کے مقامی باشندوں کے ساتھ گھل مل جائیں۔ اور اس طرح اپنے آپ پاکستان کا ایک اہم جزو بنا لیں۔ کونسل میں متروکہ جائیدادوں کے متعلق حکومت ہند کے نئے آرڈیننس اور اس کے وسیع ترین اطلاق کی وجہ سے پیدا شدہ نئی صورت حال پر غور کیا گیا۔ —— تقریر کے دوران میں خواجہ شہاب الدین نے متروکہ جائیداد کے ہندوستانی آرڈیننس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ حکومت ہند نے سارے ملک میں اس آرڈیننس کا اس بے دردی سے نفاذ کیا ہے۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کی بقیہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تعلیم الاسلام کالج میں اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کرانے کی کوشش کرو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مخلصین جماعت احمدیہ کو ضروری ارشاد

جو لوگ اپنے بچوں کو اس کالج میں نہیں بھجواتے وہ اپنے بچوں سے دشمنی کرتے اور سلسلہ پر کامل ایمان کا ثبوت مہیا نہیں کرتے

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

لاہور ۹ ستمبر ۱۹۴۹ء۔ آج خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تعلیم الاسلام کالج میں اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کرنے کی طرف احباب جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس کالج کو قائم کرنے سے ہماری غرض یہ تھی کہ احمدی طالب علم ایک جگہ اکٹھے رہیں۔ اور وہ احمدی اساتذہ سے ہی تعلیم حاصل کریں۔ تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے اندر دینی روح بھی ترقی کرتی چلی جائے۔ اگر یہ فائدہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ باہر سے بکثرت طالب علم آئیں۔ اور یہاں رہ کر تعلیم حاصل کریں۔ گزشتہ سال ہمارے کالج کے نتائج فسادات کی وجہ سے اچھے نہیں نکلے۔ مگر اس سال غیر معمولی طور پر ہمارے کالج کے نتائج نہایت شاندار رہے ہیں۔ کالج کی ایک کلاس کا نتیجہ ۹۰ فیصدی کے قریب نکلا ہے۔ اسی طرح اور جماعتوں کے نتائج بھی یونیورسٹی کی اوسط سے بہت اونچے رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ ہمارے کالج کی تعلیم زیادہ اچھی نہیں۔ اب ان کا شبہ اس نتیجہ کو دیکھتے ہوئے دور ہو جانا چاہیئے۔ میرے نزدیک تو جو شخص [illegible] بچے کو موقعہ میسر آجانے کے باوجود تعلیم الاسلام کالج میں داخل نہیں کرتا۔ وہ اپنے بچہ سے دشمنی کرتا۔ اور سلسلہ پر اپنے کامل ایمان کا ثبوت مہیا نہیں کرتا۔ ہو سکتا ہے کہ دوسرے کالجوں میں لڑکوں کو کھانا زیادہ بہتر ملتے۔ یا ان کا بورڈنگ زیادہ اچھا ہو۔ وہاں غیر قوموں کے لوگوں سے ملنے جلنے کا زیادہ موقعہ ہو۔ لیکن اصل غرض تعلیم اور دینی تربیت ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں ہمارے کالج میں بہترین طریق پر حاصل ہو سکتی ہیں والدین کو چاہیئے۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ اور لڑکوں کو کسی اور کالج میں بھجوانے کی بجائے تعلیم الاسلام کالج میں بھجوائیں۔ انہیں لڑکوں کی باتوں پر اعتبار کرنے کی بجائے یونیورسٹی کے نتائج پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ لڑکے بعض دفعہ پابندیوں سے گھبرا کر والدین کو مختلف قسم کے دھوکوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں لڑکوں پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ خود حالات کو دیکھنا چاہیئے۔

حضور نے اسی سلسلہ میں تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل اور پروفیسروں کو بھی توجہ دلائی۔ کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اور زیادہ سے زیادہ وقت کالج کی ترقی کے لئے صرف کریں۔ حضور نے فرمایا لڑکوں کی تربیت اپنا بیٹا سمجھ کر کریں۔ اور ان کی دماغی تربیت اعلیٰ پیمانہ پر کریں۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر اچھے شہری ثابت ہوں۔ اور اپنی قوم اور اپنے ملک کے لئے مفید وجود بنیں۔

قائد اعظم کی وفات پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مسلمانوں سے خطاب!

"اگر مسلمان خدا تعالیٰ پر توکل کا اظہار کریں اور کسی لیڈر کی وفات کا جو سچا ردعمل ہوتا ہے وہ اپنے اندر پیدا کریں۔ یعنی اس کی نیک خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کریں تو یقیناً مسٹر جناح کی وفات مسلمانوں کی تباہی کا موجب نہیں بلکہ مسلمانوں کی مضبوطی کا موجب ہو گی۔" (الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء)

قائد اعظم محمد علی جناح کا پیغام اہل پاکستان کے نام

"پاکستان حاصل کرنا میرا کام تھا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اس کی تعمیر کریں اور اسے قائم رکھیں۔

ہمارے حوصلے بلند ہیں۔ بہادر قومیں خندہ پیشانی سے حالات کا مقابلہ کیا کرتی ہیں ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ فتح و نصرت ہمارے قدموں میں ہے۔"

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ اسلام امریکہ اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آپ کل امریکہ روانہ ہو جائیں گے۔ احباب بخیریت امریکہ پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

قادیان کے درویشوں کیلئے دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے اس وقت قادیان میں پچیس ۲۵ احمدیوں کے خلاف ایک مخرج شخص نے بعض مخالفوں کے اشارہ پر ضمانت حفظ امن کا مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اس مقدمہ کی آئندہ پیشی ۱۳ ستمبر کو مقرر ہے احباب اپنی دعاؤں میں اپنے درویش بھائیوں کو یاد رکھیں جو گویا اس وقت ہر قسم کی تکلیف اور قربانی برداشت کرتے ہوئے قادیان میں بیٹھے ہیں۔

اسی طرح ۱۲ ستمبر کو عبد السلام مہتہ پسر بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کا مقدمہ بھی پیش ہونے والا ہے۔ یہ مقدمہ عبد السلام کے خلاف پرمٹ کے قانون کے ماتحت دائر ہے۔ اس کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

علاوہ ازیں اس وقت قادیان میں ایک مخلص درویش مجید احمد بہت سخت بیمار ہے اور انتڑیوں کی سل کی وجہ سے اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے اسے بھی دوست اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس وقت قادیان کے احمدی جن حالات میں تمام جماعت کی نمائندگی کر کے قادیان میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس بات کی متقاضی ہے کہ انہیں ہمارے دوست ہر حال میں اپنی خاص دعاؤں سے حصہ دیں کیونکہ یہ وہی مقدس جماعت ہے جس کی وجہ سے اس وقت قادیان کے متعلق ہم سب کو سرخروئی حاصل ہے و من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۰/۹/۴۹

مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب مبلغ امریکہ رو بصحت ہیں

شکاگو ۱۰ ستمبر۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب مبلغ امریکہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم جناب چوہدری شکر الٰہی صاحب مبلغ اسلام ڈیٹرائٹ پر گزشتہ دنوں ایک گرجا کے باہر بعض نامعلوم اشخاص نے حملہ کر دیا تھا اب بفضلہ تعالےٰ رفتہ رفتہ رو بصحت ہو رہے ہیں۔ ایکسرے کی رپورٹ تسلی بخش ہے صرف جبڑے کی ہڈی ایک جگہ سے خفیف طور پر کھسک گئی ہے۔ حملہ آوروں کا حال سراغ نہیں لگ سکا۔ پولیس کے افسران نے مکمل تحقیقات کا یقین دلایا ہے۔ احباب مکرم جناب چوہدری شکر الٰہی صاحب کی کامل صحت یابی کیلئے بدستور دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

جماعتہائے احمدیہ ۲۵ ستمبر کو یوم التبلیغ منائیں!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال اجتماعی تبلیغ کیلئے ۲۵ ستمبر کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب اس دن کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ اور اپنے ضلع کے امیر صاحب سے (اور اگر وہاں سے نہ ملے) تو نظارت ہذا سے تبلیغی لٹریچر منگوا لیں۔ یہ دن اجتماعی طور پر تبلیغ کے لئے وقف کرنے کا دن ہو گا۔ پس ایسا پروگرام بنایا جائے کہ تمام دن (سوائے حوائج ضروریہ کے) تبلیغ میں گذارا جائے۔ ہر سیکرٹری تبلیغ کیلئے یہ بھی لازمی ہے کہ وہ اپنی جماعت کی رپورٹ دفتر ہذا میں ارسال کریں۔

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ضروری تصحیح

الفضل ۹ ستمبر ۱۹۴۹ء میں صفحہ ۷ پر جو اعلان "تعلیم الاسلام سکول کا عطیہ" درج ہے یہ سکول موضع سیاں ضلع سیالکوٹ میں ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

ادارہ

روزنامہ — الفضل — لاہور

۱۱ ستمبر ۱۹۴۹ء

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ہم نے کل ان کالموں میں عرض کی تھا کہ اسلام اپنا ایک منفرد اور مستقل معاشی نظام رکھتا ہے۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ دانشمندانہ لادینی نظاموں سے اسکو امتیاز ہے۔ اور اس امتیاز کو نظر انداز کرکے اسے ان کے ساتھ خلط ملط کرنا درست نہیں ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم دوسرے نظاموں کو عقل کے ترازو پر نہ تولیں۔ اور ان کی اچھائی یا برائی کا اندازہ نہ کریں۔ بلکہ اسکے یہ معنے ہیں کہ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم پہلے اسلامی نظام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے مقتضیات کو دیکھیں اور اس کا صحیح تصور اپنے ذہن میں بنائیں۔ اور پھر موجودہ عقلی نظاموں کے حسن و قبح کو بھی جانچیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ ہمارے علماء کا فرض ہے۔ کہ وہ دیکھیں کہ دنیا کے عقلا اور ماہرین فلسفہ و سیاسیات و معاشیات خالص عقل کے سہارے کن نتائج پر پہنچے ہیں۔ پھر اسلامی نظام کے ساتھ ان کا موازنہ کریں۔ کہ اس مکمل نظام کے مقابلہ پر جو فاطر السموات والارض نے کائنات اس کی تسخیر اور انسانی فطرت کو مدنظر رکھکر ہم کو عطا کیا ہے۔ ان خالص عقلی نظاموں کی کیا حیثیت ہے۔

یہ تو ایک عالمانہ طریق ہے۔ اور ہم ایسا طریق اختیار کرنے کے خلاف نہیں ہیں۔ کیونکہ دنیا میں صحیح اور مکمل نظام کی خوبیاں صرف اسی ایک طریقہ سے واضح ہوتی ہیں۔ جب مقابلہ پر کوئی چیز نہ ہو۔ تو ہر ایک چیز اپنے آپ میں، اپنی خوبیوں پر فخر تو کر سکتی ہے۔ لیکن اس کو تبلیغ و تعمیم میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکتی۔

اس وقت دنیا میں جیسا کہ ظاہر ہے دو انتہائی قسم کے معاشی نظام آپس میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کے لئے باہم دست و گریباں ہیں۔ دنیا میں آج جو بدامنی کے آثار پھیلے ہوئے ہیں اسی جنگ زرگری کی پرچھائیں ہے۔ اور ہم جو اس زمین کے ایک حصہ میں آباد ہیں۔ اس نظریاتی جنگ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ روس اور امریکہ کی سرد لڑائی کا اسلامی ممالک پر گھنا سایہ پڑ رہا ہے۔ دراصل دونوں میں یہ سرد جنگ ہے ہی ان ممالک کی وجہ سے امریکہ اور برطانیہ چاہتے ہیں کہ تمام دنیا ہمارے زیر اثر آجائے۔ وہ اپنے سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کی خوبیاں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی سرمایہ داری کے جال بھی پھیلاتا چلا جاتا ہے۔ اور معصوم قوموں کو اس جال میں اس طرح گرفتار کر لینا چاہتا ہے۔ کہ وہ پھڑک بھی نہ سکیں دوسری طرف روس اشتراکی کمندیں چاروں طرف ڈالتا چلا جا رہا ہے۔ اور اپنے کاری ترین ہتھیار "بھوکوں میں بے اطمینانی" کا بھرپور ہاتھ مارنا چاہتا ہے۔ اور باوجود سرمایہ دارانہ جمہوریت کی سخت مزاحمت کے وہ دنیا کی تمام قوموں خاصکر محکوم قوموں کے پچھلے ہوئے اور پامال عالم میں ہر دلعزیزی پیدا کر رہا ہے۔ بے شک اسلامی اقوام ان دو متضاد سیلابوں کے درمیان ایسے مقام پر کھڑی ہیں۔ کہ ان کے تصادم کی زد سے بچ نہیں سکتیں۔ یہ دونوں سیلاب ہیں جو ایک دوسرے سے ٹکر لینے کے لئے مخالف سمتوں سے برق رفتاری کے ساتھ بڑھے آ رہے ہیں۔ دراصل یہ دونوں سیلاب شیطان نے اٹھائے ہیں جو چاہتا ہے۔ کہ دونوں کو ٹکرا کر انسانیت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ قومیں جن کے پاس زندگی کا مکمل لائحہ عمل ہے۔ وہ کیا کریں۔ آیا ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے پروگرام کو چھوڑ چھاڑ کر ان دونوں میں سے کسی کو اختیار کر لیں۔ یا اپنے پروگرام سے جمٹ جائیں۔ اور ایسے انقلاب کی بنیادیں مضبوط کریں۔ جو مندرجہ بالا دونوں نامکمل اور یک چشم نظاموں کے شیطانی سیلابوں کا مونہہ پھیر دے۔ اور دنیا کو ان تباہ کن نتائج سے بچالے جو ان کے تصادم کی وجہ سے دنیا میں پیدا ہونے والے ہیں۔

افسوس ہے کہ اس وقت مسلمان اقوام کی قوت خود اعتمادی اور خود شناسی اس قدر ضعیف اور کمزور ہو چکی ہے۔ کہ عوام تو عوام ہمارے بڑے بڑے مفکر بھی یہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کہ ہمیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ وہ اس بے بس تنکے کی طرح ہو گئے ہوئے ہیں۔ جو ہوا کے ہر جھونکے کے آگے اڑنے لگتا ہے۔ اور جس کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ یا اس گھاس کی طرح ہیں۔ جس کو ہر گدھا اپنے مونہہ کا لقمہ بنا سکتا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اسلامی مکمل نظام کو اپنی پوری طاقتوں کو استعمال کرکے ان دونوں نامکمل اور لادینی نظاموں کے مقابلہ میں دنیا کے سامنے پیش کرتے۔ ہم جو کرتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ ان دونوں میں سے ایک یا دوسرے کے لئے اپنا سب کچھ فروخت کر دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ گویا کہ ہم نیلامی کا مال ہیں۔ ڈالر یا روبل جو بھی زیادہ بولی دے ہمیں خرید سکتا ہے۔ ہمارا روئے سخن عوام کی طرف نہیں ہے۔ ہمارے عوام بیچارے تو ابھی اتنے بیدار ہی نہیں ہوئے کہ وہ مفاد پرستوں کی چالوں کو سمجھ سکیں۔ اور نہ ہمارا روئے سخن حکومت کی طرف ہے۔ کیونکہ حکومتیں جن باتوں کو مدنظر رکھ کر اپنی پالیسی وضع کرتی ہیں۔ ہمیں ان سے بحث نہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ ہماری سوسائٹی میں دو ایسے متضاد گروہ پیدا ہو گئے ہوئے ہیں۔ جو دونوں متذکرہ بالا نظاموں کی نظریاتی جنگ میں ایک یا دوسرے کے ساتھ اپنے اپنے مفاد کی کامرانی وابستہ دیکھتے ہیں۔ اور عوام کو بھی اپنے ساتھ اسی طرف گھسیٹنا چاہتے ہیں۔ تاکہ انہیں اپنا مدعا حاصل کرنے میں آسانی ہو۔ اور چونکہ عوام مذہباً مسلمان ہیں اس لئے وہ اپنے من بھاتے نظریہ کے جسم کو اسلامی لباس پہنا کر محفل میں لاتے ہیں۔ تاکہ عوام اسکو اسلام سمجھ کر اختیار کر لیں۔ اور ان کا کام بنے۔

یہ دراصل ان دونوں نظاموں کی ذاتی کمزوری کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر ان میں سے ایک یا دوسرا نظام جیسا کہ دونوں دعوے کرتے ہیں واقعی زندگی کا صحیح حل پیش کرتا ہے۔ تو ان کو اس بھروپ بھرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ تقدیس کا بھروپ بھر کر آدم کو گمراہ کرنا ابلیس کا پرانا کھیل ہے۔

ہم نے کل عرض کی تھا۔ کہ جب اسلامی نظام کے مقابلہ میں سرمایہ داری کی خامیاں دکھائی جائیں۔ تو سرمایہ داری کے حامی شور کرنے لگتے ہیں۔ اور جب کمیونزم کی محرومیاں بیان کی جائیں۔ تو کمیونسٹ خیال کے دوست برا مناتے ہیں۔ اور طعنہ زنی کرنے لگتے ہیں۔ کہ سرمایہ داری کی حمایت ہو رہی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اسلامی نقطہ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ ثابت کرنے بیٹھ جاتے ہیں کہ سرمایہ داری یا کمیونزم (جیسی کہ صورت ہو) اور اسلام ایک ہی چیز ہیں۔ یا کم سے کم وہ باہم متخالف و متصادم نہیں ہیں۔ ہم ان لوگوں کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ اسلامی معاشی نظام صرف اسلامی معاشی نظام ہے۔ اور متذکرہ دونوں نظاموں سے بنیاداً مختلف ہے۔ اور یہ بنیادی اختلاف "ایمان بالتوحید و بالرسالت" ہے۔

ایک ملحد یا ایک متشکک جو نظام بنائے گا۔ وہ اس نظام سے بنیادی طور پر مختلف ہوگا۔ جو خود فاطر السموات والارض کا بنایا ہوا ہے۔ اور خلاً صرف یہ تسلیم کر لیتا بھی کہ:۔

"کارل مارکس کی بحث کا موضوع صرف معاشیات ہے اور ہستی واجب الوجود پر نہ اس نے بحث کی ہے۔ اور نہ اس کی بحث کا یہ موضوع ہے بمعاشیات پر اس نے صرف اردو ... سے بحث کی ہے۔ جو عام فہم بھی ہے۔ اور مفید بھی وغیرہ وغیرہ۔"

(روزنامہ انقلاب ۱۰ ستمبر ۱۹۴۹ء)

اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے کہ یہ نظام اسلامی نظام سے قطعاً مختلف ہے، کافی ہے اور اس بنیادی اختلاف کی یہ بات اگر درست بھی ہو کہ

"اس ابراہیمی صفات (مارکس) نے صحف موسیٰ و انبیاء بالخصوص قرآن میں لائق تحسین تدبر کیا۔ اور حکمائے اسلام امام غزالی وغیرہ سے بھی خوب واقف ہو۔ اور بڑی حد تک قرآن حکیم اور حکمائے اسلام بالخصوص شاہ ولی اللہ محدث کے مقالات کے مطابق لکھتا ہے۔" (روزنامہ انقلاب ۱۰ ستمبر ۱۹۴۹ء)

مٹا نہیں سکتی۔ ایک صنم خانہ خواہ حرم کے نمونہ پر ہی اسکی عمارت کیوں نہ بنائی جائے حرم نہیں ہو سکتا۔ خواہ نقل اتارنے میں بال بھر فرق نہ چھوڑا ہو۔ اسلام کی تہذیب دنیا سے تو جنگ ہی اس بناء پر ہے کہ موجودہ مہذب دنیا خالص دنیاوی عقلیت (Secularism) سے مسئلہ زندگی کو حل کرنا چاہتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ انسانی عقل محدود ہے۔ اور انسانی زندگی کی بنیاد جن جاودانی اصولوں پر ہے۔ وہ اس کے احاطہ عمل سے باہر ہیں۔ ہمارا یہ موقف جو سرمایہ داری جمہوری نظام کے متعلق بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ کمیونزم کے متعلق ہم دونوں میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں کرتے۔ کہ دونوں ملحدانہ دنیاوی دانشمندی پر اپنا سارا انحصار رکھتے ہیں۔ ہماری نظر میں دونوں بدترین دہریہ ہیں۔ اس لئے دونوں مردود ہیں۔ اور صرف اسلامی نظام مکمل ہے۔

جناب خواجہ عبداللہ صاحب اختر نے روزنامہ انقلاب میں جو مقالہ لکھا ہے۔ اور جس کے حوالے ہم نے اوپر دیئے ہیں میں کمیونزم کے خلاف لکھنے والوں پر بہت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ اور ان پر جہالت وغیرہ کا الزام لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مخالفین کمیونزم صرف سرمایہ داری کے اکسانے کی وجہ سے کمیونزم کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ ان کو یہ غلط خیال اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے۔ اور خالی الذہن ہو کر کمیونزم اور اسلام کا مطالعہ فرمانا چاہیئے۔ ہمیں امید ہے کہ دونوں کے اختلاف کا جلد ہی ان کو ادراک حاصل ہو جائیگا کہ

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

محض بڑے بڑے فلسفیوں اور سیاستدانوں کے ناموں سے اور انکو کارناموں سے ڈرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ دیکھنا تو صرف یہ ہے کہ جن نتائج پر وہ پہنچے ہیں اسلامی تصورات کے مقابلہ میں ان کی عملی قیمت کیا ہے۔ خواہ کوئی گھوڑے پر سوار ہو کر ... ہو میں کہیے یا پیدل دوڑ کر ہر طرح موت یقینی ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

شام میں تبلیغ اسلام

پریس میں احمدیت کا ذکر۔ وزراء سے ملاقات۔ احمدی مہاجرین فلسطین کی امداد

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ شام بابت ماہ مئی، جون جولائی

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مبلغ شام)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

شامی و عراقی پریس

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل اخبارات نے احمدیت کے متعلق مختصر یا مفصل ذکر کیا۔ القبس، العلم، الانقلاب، الف باء، النصر، الاردن۔ شام کی نیشنل پارٹی کا اہم روزنامہ القبس مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل مبلغ سیرالیون کی آمد پر جماعت احمدیہ کی عام اسلامی سیاسی خدمات کا تذکرہ یوں کرتا ہے۔ "مبلغین احمدیت جس جگہ بھی موجود ہوں وہ فلسطین اور عرب مسائل کا مضبوطی سے دفاع کرتے ہیں"۔

"العلم" نے سیرالیون میں ہماری تبلیغی و تعلیمی مساعی کا مفصل تذکرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

علاوہ ازیں دمشقی اخبارات نے مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب، مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب، مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب کی آمد پر وہ تصاویر شائع کیں جو دمشق کے ہوائی اڈہ پر جماعت دمشق کی طرف سے ان معززین کے استقبال کے وقت لی گئی تھیں۔

بغداد کے روزنامہ "الوقت" نے حافظ و بشیر کے عنوان سے ہمارے ہالینڈ کے مجاہدین کرام برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل اور برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر کے ذکر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو تحریر کیا ہے۔

سفر

عاجز تین دفعہ بیروت (لبنان) گیا۔ دراصل لبنان شام کا ایک حصہ ہے۔ لبنان شام کے بغیر کچھ نہیں ہے۔ اور شام لبنان کے بغیر کچھ نہیں ہے۔ دونوں ملکوں کے اقتصادی حالات تقاضا کرتے ہیں کہ وہ ایک ہی رہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس ملک شام کا پاسپورٹ ہو وہ لبنان جا سکتا ہے۔ ملک عرب کے سیاسی حالات ایک دن لبنان کو ملک شام سے علیحدہ کر دیں گے اور لبنان کی چنگاری بھی عربوں کے لئے انتہائی تکلیف کا باعث ہوگی۔ بیروت کے آخری سفر میں میرے ہمراہ مکرم چوہدری غلام مرتضٰے صاحب بیرسٹر اور مولوی رشید احمد صاحب چغتائی بھی تھے۔ اس کے علاوہ عاجز کو بلودان زبدانی۔ حمہ جانیہ۔ عین بقین اور زحلہ (لبنان) کا سفر کرنا پڑا۔ دمشق کے مضافات میں سے دوما، ربوہ، دمر، حرزہ اور دمشق کے ہوائی اڈہ پر وقتاً فوقتاً جانے کا اتفاق ہوا۔

استقبال زائرین

مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب، مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے پاکستان جاتے ہوئے دو روز دمشق میں قیام کیا۔ برادرم محمد اقبال احمد ایم۔ایس۔سی نے لنڈن جاتے ہوئے یہاں دمشق میں ایک ہفتہ قیام کیا۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل نے قریباً ایک ماہ یہاں قیام کیا۔ برادرم مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر پاکستان جاتے ہوئے یہاں دو روز کے لئے ٹھہر گئے اور اسی طرح مکرم چوہدری غلام مرتضٰے صاحب لنڈن سے پاکستان جاتے ہوئے ایک ہفتہ قیام کیا۔ برادرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی شرق الاردن سے دمشق تشریف لائے۔ مجھ سے معززین کرام اور خدام سلسلہ کی جو بھی خدمت ہو سکتی تھی کی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں مجھے بعض پاکستانی وزراء اور لیڈروں سے بھی ملنا پڑتا ہے۔ اور بعضوں کے پاس تو میرے نام خطوط بھی ہوتے ہیں۔

ملاقاتیں

وزیر تعلیم برائے شام سے تین دفعہ ملاقات کی گئی۔ اور امر مقصود میں کامیابی ہوئی۔ اسی طرح وزیر خارجہ اور نائب وزیر اعظم سے ملاقات کی گئی۔ عرب نیوز ایجنسی کے جنرل ڈائرکٹر مسٹر William Little سے ملاقات کی گئی۔ اور یہ ملاقات بہت مفید ثابت ہوئی۔

شامی یونیورسٹی کے پروفیسروں سے وقتاً فوقتاً ملاقاتیں کی جاتی رہیں۔ اخوان المسلمین کے پریذیڈنٹ سے ملاقات ہوئی اور اسی ملاقات پر انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کی طرف سے بعض اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ لبنانی مسلم خواتین کی پریذیڈنٹ سے بیروت میں ملاقات کی گئی۔ اس ملاقات میں خاکسار کے ہمراہ برادرم مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی اور مکرم چوہدری غلام مرتضٰے صاحب بھی تھے۔ اس ابتدائی ملاقات سے مجھے امید واثق ہے کہ یہ بہت سے امور مفیدہ پر منتج ہوگی۔ عورتوں کی یہ سوسائٹی بہت ہی مفید کام کر رہی ہے۔ یہ سوسائٹی لبنانی صنف نازک کو ترقی کے میدان میں لانا چاہتی ہے۔ لبنان کے مسلمانوں کو جو خطرات پیش ہیں یہ سوسائٹی ان کی طرف سے دفاع کر رہی ہے۔ پریذیڈنٹ موصوفہ نے ہمیں اس سوسائٹی سے متعلق تمام پروگرام بتایا Visitors Book میں ہم دونوں نے اس سوسائٹی کے لئے دعائیہ کلمات اور خیالات تحریر کئے۔

علماء دمشق سے وقتاً فوقتاً گفتگو ہوتی ہی رہتی ہے اور کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاتا رہتا ہے مجمع علمی عربی ARAB-ACADEMY کے کئی ممبران سے ملاقات ہوئی۔ صوبہ حوران کے گورنر "عارف بک الحکدی" سے بھی ملاقات ہوتی رہتی ہے۔

ہفتہ واری میٹنگ

ملک شام میں انقلاب ماہ اپریل کے ابتداء میں ہوا۔ اس انقلاب کے برپا کرنے والوں نے پانچ سے زیادہ اشخاص کا ایک وقت میں اکٹھا ہونا ممنوع کر دیا۔ لازمی طور پر اس کا اثر ہماری ہفتہ واری میٹنگ پر بھی ہونا تھا۔ مگر باوجود اس کے دمشق میں بعض مبلغین اور معززین کی آمد پر ان کی ٹی پارٹی کی جاتی رہی۔ اور ان پارٹیوں میں مختلف امور و مسائل متعلقہ احمدیت و تربیت جماعت لبنان کئے جاتے رہے۔

حیفا کے احمدی مہاجرین

جماعت حیفا (فلسطین) کے تمام مہاجر دوست لبنان میں خیریت سے ہیں۔ اور کاموں پر لگے ہوئے ہیں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات مبارکہ اور نظام سلسلہ نے ان مہاجرین کی حالت کو دوسروں کی نسبت نمایاں کر دیا ہے۔ یہ لوگ شریفانہ زندگی یہاں بسر کر رہے ہیں۔ وہ جماعت کے مکان میں یہاں رہتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے بھی ان کو امداد ملتی ہے۔ ان مہاجرین کے بچوں کی تربیت کی جاتی رہی اور ان کو مختلف مدارس میں داخل کرا دیا گیا۔ ابھی دور دراز کی بات ہے کہ ہمارے حیفا کے یہ دوست عرب پناہ گزینوں کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اور ان کی کس مپرسی پر اظہار افسوس کر رہے تھے اور ساتھ ہی اس مجلس میں بیٹھنے والوں نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ خدا کی قسم ہم دوسرے مہاجرین کی نسبت آرام میں ہیں اور یہ احمدیت کی برکت سے ہے۔

میں اس جگہ سلسلہ کے ایک مخیر بزرگ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے پندرہ پونڈ ان مہاجر بھائیوں کی امداد کیلئے ارسال کئے اور وہ مکرم الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب آف نیروبی ہیں۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ سے بڑے ادب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی دعاؤں میں مکرم حاجی صاحب کو یاد رکھیں۔ مجھے بغداد میں ایک بہت بڑی شخصیت نے بتلایا کہ مکرم حاجی صاحب نے عراق میں آنیوالے فلسطینی مہاجرین کے لئے بھی مدد دی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ ہمارے مہاجر بھائی اپنے فلسطینی دوستوں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں اور ان کو پیغام احمدیت پہنچاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ان زیر تبلیغ اصحاب میں سے بعض احمدیت کے قریب ہیں۔

انفرادی تبلیغ

دمشق کے احوال مخصوصہ کے پیش نظر انفرادی تبلیغ مفید ثابت ہوئی ہے۔ انفرادی تبلیغ کے نتائج یہاں بہت جلدی نظر آتے ہیں۔ مکرم منیر الحصنی صاحب۔ برادرم علاء الدین الخویلاتی۔ السید انور ارناؤط۔ محمد الشواء۔ السید رشدی البسطی۔ ابو طریف شفیق تلبیب۔ السید نجاتی العظم خاص طور پر انفرادی تبلیغ میں سرگرمی دکھاتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے "پیغام احمدیت" جو سیالکوٹ میں پڑھا گیا تھا اس کا ترجمہ عربی مکرم السید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے کیا ہے اور اس کی نظر ثانی مکرم السید منیر الحصنی صاحب نے کی ہے۔ اس کی اشاعت یہاں کے حالات کے مطابق کی جاتی رہی۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ لیکچر یہاں تبلیغی میدان اچھا صاف کر رہا ہے۔

خدا کے فضل و کرم سے دمشق میں تین سال کے عرصہ میں بعض ایسے دوستوں نے بیعت کی ہے جو تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ خاص تبلیغی شغف رکھتے ہیں۔ اور یہ بعد میں آنیوالے بہتوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت دیوے

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب

خاکسار کو منجملہ یہاں کے فرائض کے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل انچارج مبلغ فلسطین کی خیر و عافیت معلوم کرنے کی خاص جستجو رہتی ہے۔ اس عرصہ میں بعض حیفا کے عرب یہاں تشریف لائے اور انہوں نے مکرم چوہدری صاحب کی خیر و عافیت کی اطلاع دی۔ اسی طرح جماعت کبابیر کے دوست خیریت سے ہیں۔ مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی شرق اردن سے دمشق تشریف لائے اور حالات کے مطابق جماعتی کاموں میں بہت حصہ نمایاں کرتے رہتے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

بالآخر میں دوستوں سے بلاد شام میں احمدیت کی ترقی و اشاعت کیلئے دعاء کی درخواست کرتا ہوں۔

نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق چند سوالات

(از عبد الرحیم صاحب بوریوالا ضلع ملتان)

کل "پیغام صلح" کے تین پرچے موصول ہوئے جن میں میرے گذشتہ سوالات کا جواب تین قسطوں کی صورت میں دیا گیا۔ سب سے پہلے انہی سوالات کو لوں گا بعد میں انشاء اللہ مصری صاحب کے تحریر کردہ مختلف دوسرے امور کی طرف متوجہ ہوں گا۔

میرا پہلا سوال یہ تھا کہ نبی کی سب سے بڑی شان کونسی ہوتی ہے؟

اس کے جواب میں مصری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

"نبی کی سب سے بڑی شان اس کے وہ کارنامے ہیں جو وہ حق اور توحید کو پھیلانے اور انہیں قائم کرنے میں بجالاتے ہیں"

(پیغام صلح ۳۱ اگست صلہ)

اب میرا سوال یہ ہے کہ اگر ایک شخص جو کہ غیر نبی ہے توحید کے پھیلانے میں اعلیٰ سے اعلیٰ کارنامے دکھائے۔ کیا وہ ایک نبی سے تمام شان میں بہت بڑھ جاتا ہے؟ اگر کہو کہ یہ کارنامے سوائے نبی کے اور کوئی کیا ہی نہیں سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ نبی کی سب سے بڑی شان لا محالہ نبوت ہی ہوئی۔ باقی تمام شانیں اس کے بعد بلکہ اس کے ماتحت۔ کیونکہ یہی ایک چیز ہے جو اس کے تمام شانوں سے بڑھ کر ہوتی ہے پس یہ تو عین ممکنات میں سے ہے کہ کسی غیر نبی کو نبی پر جزوی فضیلت حاصل ہو۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ ایک غیر نبی (جس کو شان نبوت ملی ہی نہیں) وہ ایک نبی پر شان نبوت پر نہ صرف بڑھ کر بلکہ بہت بڑھ کر ہو۔ بقول مصری صاحب اگر تمام شان میں بڑھنے کا عقیدہ بھی جزوی فضیلت کا ہی عقیدہ ہو۔ جو غیر نبی کو بھی نبی پر ہو سکتی ہے تو پھر دونوں عقیدوں میں کوئی تناقض نہ رہا۔ مگر مسیح موعودؑ ان ہر دو عقیدوں میں تناقض تسلیم فرما چکے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے جیسا کہ براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔۔۔۔ الخ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸-۱۴۹)

قابل غور حوالہ

"مزید جب کہ میں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح میں ہوں۔ تو جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اس کو نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے ثابت کرنا چاہیئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکم"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

اس جگہ حضور فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اس کو میرے متعلق یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ میں نبی نہیں کہلا سکتا!!

اس ضمن میں یہ بھی مد نظر رہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مسیح ناصری پر اپنی فضیلت کو آیت

"تلک الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض"

کے ماتحت قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۲) شیخ صاحب! محض کارنامے ہی تو وجہ فضیلت نہیں "جلال اور قومی نشان" "معارف و معرفت" "فطرتی استعدادیں" غرضیکہ نبوت کے تمام اجزاء میں آپ مسیح ناصری سے افضل ہیں نیز نزول المسیح صفحہ پر حضور نے اپنے آپ میں "شان نبوت" بھی تسلیم فرمائی ہے ——— اب بھی اگر آپ کو حضور کی نبوت سے انکار ہے تو اس کا کیا علاج ہے؟

دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ شیخ صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کو مسیح ناصری پر ہر شان سے برتری حاصل ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں خطبہ الہامیہ سے ایک حوالہ نقل کرتے ہوئے شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ

"میرا تو ہر عقیدہ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے ماتحت ہے"

گویا ان کے خیال میں میں ہی اپنی طرف سے عبارتیں پیش کرتا ہوں مصری صاحب کو غلطی لگی ہے یہ مسیح موعود کے ہی الفاظ ہیں سنئے۔

"خدا تعالیٰ نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے"

(ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹)

فرمائیے جب حضور خود اپنے آپ کو مسیح ناصری سے تمام شان میں بہت بڑھ کر تسلیم کرتے ہیں تو میں کس طرح حضور کی اس واضح فرمان کے خلاف حضور کو مسیح ناصری سے کم مان لوں!! دونوں حوالوں کو حل کرتے وقت پہلا سوال مد نظر رکھیں !!

تیسرا سوال یہ تھا کہ کیا مصری صاحب یہ دکھلا سکتے ہیں کہ حضور نے ۱۹۰۱ء کی اصلاح کے بعد کسی محدث کو امتی اور نبی قرار دیا ہو؟ ——— مصری صاحب جواب میں مندرجہ ذیل حوالہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اور ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے۔۔۔۔ خدا کے ساتھ اس کا ایسا رابطہ ہوتا ہے جو اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف بنی نوع انسان کے ساتھ بھی اس کو ایسا تعلق ہوتا ہے۔۔۔۔ جیسا کہ آفتاب زمین کے تمام طبقات کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور خود بھی ایک طرف کھنچا جا رہا ہے۔ یہی حالت اس شخص کی ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اصطلاح اسلام میں نبی اور رسول اور محدث کہتے ہیں اور وہ خدا کے پاک مکالمات و مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں۔۔۔۔"

(پیغام صلح ۱۰ اگست صفحہ ۹)

اس حوالہ سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے مصری صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضور اپنے آپ کو محدث قرار دے رہے ہیں اور یہ حوالہ ۱۹۰۲ء کا ہے"

لاحول ولا قوۃ!! اس حوالہ سے یہ کیسے ثابت ہو گیا۔ کہ حضور محدث کو امتی اور نبی کہہ رہے ہیں؟ یہاں تو صاف ذکر ہے۔ کہ جن لوگوں کو مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ ہوتا ہے وہ کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے حسب مراتب نبی اور رسول اور محدث ہوتے ہیں۔ یہ حوالہ پیش کر کے تو مصری صاحب نے سو فی صدی نبوت ثابت کر دی!! اب اگر میں یہ کہہ دوں کہ مصری صاحب میرے سوال کا قطعاً جواب نہیں دے سکے۔ تو مصری صاحب ناراض تو نہ ہوں گے؟!!

چوتھا سوال! "صرف نبی" کہلانے کا مستحق کون ہے؟ اس کا مصری صاحب کوئی جواب نہیں دے سکے!

(مصری صاحب کی دوسری قسط کا جواب)

عـ۱ "وہ نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے"

(ازالہ اوہام) کا یہ حوالہ تحریر فرماتے ہوئے مصری صاحب رقمطراز ہیں۔

"اب آپ خود ہی سوچ لیں۔ کہ جو دعویٰ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کیا جائے۔ اس میں کیا ملہم کی اپنی تاویل کا یا اس میں تبدیلی کا سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے؟"

بالکل درست۔ لیکن اگر نبوت کا دعویٰ خدا کے حکم سے کیا جائے۔ تو کیا اس میں ملہم کی اپنی تاویل کی گنجائش ہے؟ بخوف طوالت صرف ایک حوالہ درج کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا"

(آخری خط ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء)

"نبوت کا دعویٰ نہیں" یہ وہ نبوت ہے۔ جو غیر احمدی آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ جس سے حضرت کا قرآن مجید سے کوئی تعلق نہ رہتا تھا۔ ع

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

عـ۲ مصری صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"دیکھیں ایک طرف کس وضاحت اور زور سے دعویٰ نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف کس صراحت سے اس نبوت کا اقرار ہے جس میں کثرت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کے سوا کچھ نہیں؟" (پیغام صلح ۱۷ اگست صفحہ ۷)

گویا مصری صاحب کو یہ تو مسلّم ہے۔ کہ صراحت سے نبوت کا اقرار تو موجود ہے مگر اس نبوت میں سوائے کثرت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کے اور کچھ نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حضورؑ کو نبوت سے انکار بھی ہے اور اقرار بھی! انکار بھی نبوت کا ہے اور اقرار بھی نبوت کا۔ اب رہا یہ سوال کہ کس نبوت کا انکار اور کس نبوت کا اقرار ہے۔ تو آئیے آپس میں جھگڑنے کی بجائے مسیح موعودؑ سے ہی دریافت کریں۔ حضور کی واضح نص کے ہوتے ہوئے ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ اپنی طرف سے تاویلیں کرتے پھریں فرماتے ہیں۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا"

یہ آخری الفاظ "اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا" خاص طور پر قابل غور ہیں۔ ان الفاظ پر غور کرنے سے ہی آپ کو غلطی لگی ہے۔ یہ "اس طور کا نبی" بھی نبی ہی ہے۔ اگر یوں نہ ہو۔ تو عبارت بالکل بے معنی ہو جائے گی۔ میں پھر کہوں گا۔ شیخ صاحب! لاکھ تاویلیں کریں۔ مگر حضورؑ کا یہ ارشاد مد نظر رکھیں فرماتے ہیں۔

"در حقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں۔ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۱)

عـ۳: حقیقت اور مجاز کے جواب کے لئے دیکھئے الفضل ۲۷ اگست

عـ۴: یہ بالکل درست ہے کہ "ایک غلطی کے ازالہ" میں حضور نے مرید کی ہی غلطی کا ازالہ فرمایا ہے۔

مرید کو سوال ہوا کہ مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔

"بالکل نہیں۔ انہوں نے ہرگز نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا"

وفات:۔ عزیزم مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب سابق اتالیق بچگان حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا لڑکا انعام الرحمٰن اور ان کے تایازاد بھائی عبد اللہ خان کا لڑکا اسد اللہ خان فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ماسٹر صاحب اور ان کا بھائی عبد اللہ بھی بیمار ہیں احباب ہر دو کیلئے دعا صحت فرمائیں۔ (محمد صدیق رتن باغ لاہور)

مصری صاحب کہتے ہیں کہ مرید نے لفظ نبی رسول اور مرسل کے وجود سے ہی انکار کر دیا تھا (پیغام صلح ۷/ اگست ص۹)

اوّل تو یہ چیز ہی بالکل غلط ہے۔ لفظوں کے متعلق نہ اس سے سوال ہوا اور نہ ان کا پوچھنے کا یہ مقصد تھا۔ الفاظ "مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے؟" صاف ظاہر کرتے ہیں کہ اس سے دعوےٰ ہی پوچھا گیا۔ بالفرض اگر ایسا ہو تب بھی آپ کا چھٹکارا نہیں۔ اس لئے کہ بقول شما لفظ نبی اور رسول کے وجود سے ہی اس نے انکار کیا۔ اور یہ اس کی غلطی تھی۔ اب باوجود ایک رسالہ لکھنے کے بھی وہی غلطی آپ کر رہے ہیں یعنی "محض انکار" سے جواب دے رہے ہیں مصری صاحب کیا یہ سچ نہیں؟

یہ باتیں تمہاری آپ ہی اپنا جواب ہیں مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

میں نہیں سمجھ سکتا کہ نبی کے نام پر اکثر لوگ کیوں چڑ جاتے ہیں۔ جس حالت میں یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آنے والا مسیح اس امت میں سے ہوگا۔ پھر خدا تعالےٰ نے اس کا نام نبی رکھدیا تو حرج کیا ہوا (براہین احمدیہ ص۱۸۳ حصہ پنجم)

مصری صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے ماتحت صرف مجدد تھے (پیغام صلح ۷/ اگست ص۹) حالانکہ حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی میں اس حدیث سے باقی مجدّدین مراد لے کر اپنے آپ کو علیحدہ پیش فرمایا ہے

لکھا ہے "اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کی امت میں بنی اسرئیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائیگا" (حقیقۃ الوحی ص۱۰۱)

کیا ایک پہلو سے امتی!

ایک پہلو سے نبی محدّث ہوتا ہے؟

مصری صاحب لکھتے ہیں میری تحقیق یہ ہے کہ امتی کا لفظ نبوت کی قطعی طور پر نفی کر دیتا ہے۔ اور اس شخص کو جس کے ساتھ یہ لفظ لگا دیا جائے۔ انبیاء کے زمرہ سے نکال کر اولیاء اور محدثوں کے زمرہ میں اسے داخل کر دیتا ہے" (پیغام صلح ۱۴/ اگست ص۶)

اب میری شیخ صاحب سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اگر "ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی" سے مراد یقیناً محدث ہے۔ تو وہ کتنے ہوتے؟ ایک یا ایک سے زیادہ؟ ــــ صرف اور صرف حضرت مرزا صاحب (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی ص۱۰۱ حاشیہ وص۱۰۱ حاشیہ)

پس معلوم ہوا کہ ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی سے مراد ہرگز ہرگز محدث مراد نہیں بلکہ نبی مراد ہے۔ جو آنحضرتؐ کے اتباع سے اس مقام کو پائے

اولیاء اگر مجازاً نبی کہلا سکتے ہیں تو کیا آپ نے بتلایا وہ کتنے ہوئے؟ صرف ایک؟ معلوم ہوا آپ کا نظریہ غلط ہے!

مصری صاحب بتائیں اگر نبوت براہ راست آئے تب تو نبوت لیکن اگر آنحضرت کی پیروی سے ملے تو ولایت۔ آخر یہ فرق کیوں؟ نبوت بہر حال نبوت ہے۔ ہاں اس کے حصول کے طریق میں فرق ہے مصری صاحب حقیقۃ الوحی کا ص۳۹۱ سامنے رکھ کر جواب دیں کہ اگر حضورؑ محدث تھے تو محدث تو سینکڑوں گذر چکے ہیں۔ پھر یہ تخصیص کیونکر ہو سکتی ہے؟

نمبر۲۔ مجدد الف ثانی کے حوالے کا جواب الفضل ۳۰ اگست میں نہایت تفصیل کے ساتھ آچکا ہے مزید لکھنے کی ضرورت نہیں

نمبر۳:- پیغام صلح ۱۳/ اگست ص۱۰ کالم نمبر۲ میں شیخ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"نام ہمیشہ کمال پر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ تمام ادیان ہی اسلام تھے۔ لیکن نام اسلام نبی کریم کے لائے ہوئے دین کا ہی رکھا گیا۔ اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام محمد اور احمد تھے۔ لیکن یہ دو نو نام نبی کریم کو ہی دیئے گئے"

مصری صاحب نے بات تو بڑی پتے کی کہی اب مسیح موعودؑ کے نبی ہونے میں بھلا کونسی روک ہے؟

اگر اسلام کا نام دیئے جانے سے "مذہب اسلام" فی الواقع اسلام ہی ہے اور رسول کریمؐ محمد اور احمد کا نام دیئے جانے سے فی الواقع محمد اور احمدؐ ہی ہیں۔ تو مصری صاحب بتائیں کہ مسیح موعودؑ نبی کا نام دیئے جانے سے کیوں فی الواقع نبی نہیں؟

؎ آپ کرتے بھی ہیں میخانہ تو حید سے
کتنی حیرت ہے کہ پھر ساغر کا دم بھرتے بھی ہیں۔

مصری صاحب ایمان سے کہئے کہ کیا اس عبارت سے بھی آپ کے نزدیک حضرتؑ کی نبوت ثابت نہیں ہوئی اور کیا اب بھی آپ کو حضور کے نبی ہونے میں شبہ ہے؟

آپ نے خاتم الاولیاء کے معنی کامل ولی کے کئے ہیں تو کیا اب خاتم الاولیاء کے معنی ہی اتنے مشکل ہیں؟

اسی سلسلہ میں مصری صاحب نے خطبہ الہامیہ کا مندرجہ ذیل حوالہ تحریر فرمایا ہے۔

وانی علی مقام الختم من الولایۃ کما کان سیدی المصطفےٰ علی مقام الختم من النبوۃ وانہ خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں میں اسی طرح ختم ولایت کے مقام پر ہوں جس طرح ہمارے سیدو مولےٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کے مقام پر ہیں۔

مسیح موعود کا یہی حوالہ سامنے رکھ کر مصری صاحب جواب دیں۔ کہ اگر خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو خاتم الاولیاء کے بعد کوئی ولی بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کیا مصری صاحب یہ مانتے ہیں؟

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۷۴ میں مبارک احمد ارشاد ولد عطا محمد صاحب مرحوم عمر ۲۳ سال ساکن چک نمبر ۹۵ ڈاکخانہ وضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری زمین چک ۹۵/۶ ڈاکخانہ وضلع منٹگمری ۱/۲ ۱ ایکڑ ہے اور ایک مکان خام واقع ربوہ ہذا میں ہے جس کے ۱/۲ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۸۰/۱۸ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی اور جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی میری یہ وصیت انشاء اللہ تعالےٰ حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:- مبارک احمد ارشاد بقلم خود
گواہ شد:- عبد الحمید آصف واقف زندگی تحریک جدید ربوہ
گواہ شد:- عبد الرشید

وصیت نمبر ۱۱۸۱۷ میں محمد انور ولد چوہدری وہاب الدین عمر ۱/۲ ۲۵ سال ساکن مانپور ڈاکخانہ ساہووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے اور میرا گذارہ آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۸۴ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری جو جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:- محمد نواز ۵۱۲۲۰ ڈی۔ آئی۔ ایس ڈرگ روڈ کراچی Drigh Road Karachi
گواہ شد:- محمد عبد اللہ خان A.R.P.F ۸۷۶۲ Karachi
گواہ شد:- محمد امیر R.P.A.F سروس نمبر ۳۹۶۸۳ کراچی

وصیت نمبر ۱۱۸۲۱ میں عبد السلام خان ولد چوہدری غلام رسول صاحب عمر ۶۵ سال ساکن چک ۶۸ ج ب ڈاکخانہ ٹھیکریوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی ۵۰ گھماؤں چاہی و بارانی موضع دیول ضلع جالندھر میں بلا شراکت غیری تھی۔ جو مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اگر واپس مل گئی تو ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اسوقت میرا گذارہ بصورت زمیندارہ آمدنی پر ہے جو سالانہ مبلغ ۴۰۰/۰ روپیہ ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جس اراضی سے آمد ہوتی ہے۔ مستقل طور پر حق ملکیت ابھی تک حاصل نہیں ہوا۔ جب ملے گا تو اطلاع کر دی جائے گی

العبد:- عبد السلام ولد چوہدری غلام رسول خان قوم راجپوت عمر ۶۸ سال گواہ شد:- عبد الرحمن ولد چوہدری غلام احمد نمبردار گواہ شد:- انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبد المجید خان۔

وصیت نمبر ۱۱۸۲۲ میں رحمت خان ولد چوہدری حکم خان صاحب عمر ۵۰ سال چک ... ڈاکخانہ ٹھیکریوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اگر مشرقی پنجاب والی اراضی ملی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ قادیان ہندوستان حال پاکستان

اندازاً اراضی ۱۲۔ گھماؤں (بارہ) تھی۔ موجودہ وقت میں میرا گذارا بصورت زمینداری آمدنی پر ہے۔ جو کہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ سالانہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد: رحمت خان ولد چوہدری حاکم خان سابقہ سکونتی ہوشیار پور حال چک ۲۸/۲ ج ب ضلع لاہور گواہ شد عبد الرحیم صاحب نمبردار ولد چوہدری غلام احمد گواہ شد: عبد المجید خان گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۰۷۳۲ میں احمد خان ولد سمعیل خان صاحب پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال لالہ سرائے ڈاکخانہ تیج گانوں ضلع ڈھاکہ مشرقی بنگال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان خام واقع لالہ سرائے قیمتی اندازاً -/۷۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے اور ماہوار آمد -/۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میری جائداد علاوہ اس کے جو بوقت وفات ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی العبد:۔ احمد خان سکنہ موضع لالہ سرائے گواہ شد:۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد:۔ سید احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد:۔ برکت اللہ موضع لالہ سرائے

وصیت نمبر ۱۰۷۳۳ میں آصفہ مسعودہ بنت خان محمد علی خانصاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن رتن باغ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ مجھے -/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ میری والدہ صاحبہ کی طرف سے ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد بھی منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی الامۃ:۔ آصفہ مسعودہ گواہ شد:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد گواہ شد:۔ مسعود احمد خان۔

وصیت نمبر ۱۰۹۳۲ میں عبد الرحمٰن جنید ولد قاضی ظہور الدین صاحب اکمل قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی قادیان حال لاہور تعلیم الاسلام کالج بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ذاتی جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس وقت تنخواہ ماہوار پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۲۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور اس میں کمی و بیشی کرنے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔ تنخواہ میں کمی و بیشی کے مطابق حصہ وصیت ۱/۱۰ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں آئندہ کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: عبد الرحمٰن جنید بی۔ اے تعلیم الاسلام کالج لاہور گواہ شد:۔ سلطان محمود شاہد: گواہ شد محمد فضل ادیب

وصیت نمبر ۱۰۹۴۵ میں مبارکہ بیگم زوجہ عبد الرحمٰن جنید پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی سکنہ حلقہ مسجد مبارک قادیان حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ صرف مندرجہ ذیل جائداد منقولہ میرے پاس ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند عبد الرحمٰن صاحب جنید مبلغ -/۱۰۰۰ ہزار روپیہ زیورات دو عدد انگوٹھی سونا وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی -/۵۰ روپیہ کانٹے وزنی چھ ماشہ -/۵۰ روپیہ۔ پن وزنی تین ماشہ -/۲۵ روپے۔ چاکلیٹ وزنی ۳ تولہ -/۴۰ کل مبلغ -/۱۵۲۰ روپے ہوتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز وعدہ کرتی ہوں کہ اگر بوقت وفات اس کے علاوہ کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس میں کمی بیشی کرنے کا مجھے اختیار ہوگا۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جائے گی۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ حصہ دفتر بہشتی مقبرہ میں جمع کراتی رہوں گی۔ انشاء اللہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوئی۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ مبارکہ بیگم: گواہ شد:۔ سلطان محمود شاہد۔ گواہ شد: عبد الرحمٰن جنید بی۔ اے خاوند موصیہ گواہ شد: محمد دین بی۔ اے لائبریرین تعلیم الاسلام کالج۔

وصیت نمبر ۱۰۷۴۳ میں حمید علی ولد برکت علی صاحب عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۶۵ گ۔ ب ڈاکخانہ گنگا پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل و کرم سے بقید حیات ہیں میں اپنے جیب خرچ مبلغ -/۵ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس کی کمی بیشی کی اطلاع انجمن کو دیتا رہوں گا میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں حصہ وصیت جیتے جی ادا کر جاؤں۔ تو بمد وصیت مجرا سمجھا جائے گا۔ العبد:۔ حمید علی جماعت دہم گورنمنٹ ہائی سکول جڑانوالہ ضلع لائلپور گواہ شد:۔ محمد دین چک ۵۶۵ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ حمید احمد سیاسی دیہاتی مبلغ موصی ۹۲۵۴ حال چک ۵۶۵

وصیت نمبر ۱۲۲۶۸ میں عبد المجید اختر ولد محمد شفیع صاحب قوم وڑائچ عمر ۲۰ سال چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خدا کے فضل سے میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ اور میرے پاس اس کوئی جائداد نہیں۔ مجھے اس وقت مبلغ دس روپے -/۱۰ روپے جیب خرچ کے طور پر مل رہا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے ترکہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: عبد المجید۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد: جہان خان والس پریزیڈنٹ چک ۹۔

وصیت نمبر ۱۱۸۲۳ میں ڈاکٹر علی گوہر ولد چوہدری امام دین صاحب عمر ۵۷ سال چک ۲۱۹ R.B ڈاکخانہ لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ وقت میں کوئی جائداد نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اراضی تعدادی ۱۲ گھماؤں بلا شرکت غیری تھی۔ موجودہ وقت میں میرا گذارہ ماہوار پنشن پر ہے۔ پنشن ماہوار ۶۷/۱۵ روپے ہے اور الاؤنس -/۶ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر مشرقی پنجاب والی اراضی واپس مل گئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک انجمن ہوگی۔ العبد چوہدری ڈاکٹر علی گوہر صاحب پنشنر گواہ شد چوہدری قائم علی ولد چوہدری کھیڑا قوم جٹ چک ۲۱۹ ضلع لائلپور گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

باجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب بی ٹی الیس افسر مال بہادر بہ اختیارات کلکٹر ضلع گجرات

علی ولد غلام محمد قوم ترکھان سکنہ سیدا تحصیل پھالیہ

بنام

امر سنگھ و مسردار سنگھ پسران مکھا سنگھ قوم اروڑہ سکنہ سیدا حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن للعہ کنال ۱۵ مرلہ رقبہ موضع سیدا تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کرکے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۳۰/۹/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

ضرورت رشتہ

(۱) ایک بہاری سید ڈاکٹر کے خاندان کی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی خوش شکل۔ تربیت یافتہ اور انٹرنس پاس ہے۔ مذہب۔ خانہ داری۔ حفظان صحت گھریلو تیمارداری۔ کاڑھنے بننے اور سلائی کے کام میں ماہر ہے۔ لڑکا اردو زبان بولتا ہو تو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) اسی لڑکی کے بھائی کے لئے بھی رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا انٹرنس پاس ہے۔ اور خواہشمند ہے کہ اگر ممکن ہو تو اپنے آئندہ ہونے والے خسر کی امداد سے کسی ٹیکنیکل کالج میں تعلیم جاری رکھے خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں:۔

کیپٹن اے۔ ایس خان ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میڈیکل افسر ڈاکخانہ بھیریا (نواب شاہ) سندھ

قائد اعظم محمد علی جناح

پاکستان ۔ وہ سب سے بڑا مقدمہ جس کی جناح نے وکالت کی!

رنگون کے اخبار سنڈے نیشن نے اپنے ۱۴ اگست کے اداریہ میں لکھا ہے۔ پاکستان کو اس کی آزادی کی دوسری سالگرہ پر مبارکباد دیتے ہوئے نئی مملکت کے بانی قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم کو زبردست خراج تحسین ادا کیا۔ "سنڈے نیشن" نے لکھا ہے کہ اس انسان سے مل کر جس کی شخصیت لینن اور اتاترک کی ہم پلہ تھی۔ یہ احساس ہوتا تھا کہ وہ بیحد ذہین اور لکھ پتی انسان تھا۔ جس نے ہمیشہ ایک تنگ مزاج امارت پرست کی طرح عوام سے علیحدہ زندگی گذاری۔ لیکن اس کی زندگی کا معمولی سا مطالعہ بھی اس نئے نظریہ کو سطحی ثابت کر دیتا ہے۔ مسٹر جناح کو جیسا کہ خیال کیا جا سکتا ہے محض حب جاہ کی وجہ سے حقیقی عظمت حاصل نہیں ہوئی۔ اس عظمت کی اصل وجہ ان کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ وہ اپنی قوم کو متحد کرنے کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔ اور اپنی قوم کو اس عقیدہ کا معتقد بنانے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں۔ طبقہ امراء کے رکن ہونے کی حیثیت سے اگرچہ مسٹر جناح کا عوام سے کوئی تعلق نہ تھا لیکن انہوں نے عوام کے لئے ایک شہید ملت کی طرح بے نظیر خدمات سرانجام دیں۔

مسٹر جناح کے در پیش کوئی آسان کام نہ تھا۔ کیونکہ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انہیں چالیس سال درکار ہوئے لیکن وہ اپنے نصب العین کو اپنی زندگی میں حاصل کرنے کے متعلق کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ بڑے کارنامے سرانجام دینے والے انسان کے متعلق ملاحظہ کیجئے یہ معلوم کر لینا کوئی آسان کام نہیں۔ کہ انہوں نے کسی خاص شعبہ میں فضیلت حاصل کی۔ لیکن یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کا سب سے بڑا کمال یہ تھا۔ کہ وہ ایک زبردست پارلیمانی اور مقرر تھے۔ جو اپنے استدلال کے بل بوتے پر اپنی بات منوا لیتے تھے۔ ان کی قانونی قابلیت۔ غیر معمولی حافظہ۔ تجزیہ کرنے کا عمدہ ملکہ اور انگریزی زبان پر قدرت۔ ایسی خوبیاں تھیں جنہوں نے عوام کی نسبت پڑھے لکھے طبقہ کو زیادہ متاثر کیا مسٹر جناح کی کامیابی کا راز ان کے اس ہنر میں مضمر تھا۔ کہ وہ صلاحیتیں رکھنے والے آدمیوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور ان لوگوں کو اپنے نصب العین کا گرویدہ بنا لیتے تھے۔

یہ مقدر ہو چکا تھا کہ مسٹر جناح ایک برا عظم میں ایک نئی مملکت کو قائم کریں۔ ہندوستان میں جو خود آزادی سے ہمکنار ہونے والا تھا۔ کروڑوں انسانوں میں ایک انسان اٹھا۔ گاندھی جی جن سے زیادہ ہندوؤں پر کسی کا کبھی اثر نہیں ہوا۔ تقسیم کے خلاف تھے

ہاں پنڈت نہرو میں جن کی خاندانی روایات اور تربیت تقریباً مسٹر جناح ہی کی ایسی تھی۔ مسٹر جناح کو اپنے برابر کا دماغ شخص ملا۔ ایسی زبردست شخصیتوں کے مقابلہ میں جن کا اتنا زیادہ وقار تھا، مسٹر محمد علی جناح نے اپنی زندگی کے سب سے بڑے مقدمہ کی وکالت کی اور اسے جیت کے رہے۔ ان کی اس کامیابی میں جہاں ان کی بے مثل قانونی قابلیت کا ہاتھ تھا وہاں گواہوں کی شہادت یعنی مسلم اکثریتی صوبوں کے غیر متزلزل رویہ نے بھی مدد کی۔ درحقیقت اس عظیم الشان شخص کے حالات زندگی کا جتنا مطالعہ کیا جائے۔ اتنا ہی مفید ہے۔ اس قوم پر رشک کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ جسے اپنے نازک ترین دور میں ایسا قائد حاصل تھا جو ہندوستان کے بڑے سے بڑے لیڈر کے ہم پلہ تھا۔

آسٹریلوی پولیس نے نازیوں کے مخفی خزانے کا سراغ لگا لیا

دی آنا ۱۰ ستمبر۔ دو مرتبہ قتل کے جرم کرنے والے کے اقبال جرم کے باعث نازیوں کے مخفی خزانے کا انکشاف ہوا ہے۔ اس مجرم کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں بھاگتے ہوئے نازیوں نے لوٹ کا سامان یہاں سے ۲۵ میل دور روسی علاقے میں گولڈ رف کی ایک مل میں گاڑ دیا تھا۔ اس لوٹ کے مال میں ایک لاکھ پونڈ کی مالیت کا عینکوں کا سامان ہے اور ۱۰۰ ہنڈرڈ ویٹ سونے کی سلاخیں ہیں۔

پچھلے ہفتے آسٹریلیا کی پولیس نے کئی دنوں تک اس مل کی دیواروں کو کھودا۔ اس کے بعد ان کو معلوم ہوا کہ ایک سیمنٹ کی تختی کے پیچھے لوٹ کا سامان پوشیدہ ہے۔ (اسٹار)

چار سو عرب مہاجرین اپنے گھروں کو واپس چلے گئے

عمان ۱۰ ستمبر فلسطین کی لڑائی سے قبل وادی فوکاں کے چھوٹے سے گاؤں کے باشندے بہت خوشحال تھے۔ یہ گاؤں بیت اللحم کے قریب واقع ہے۔ گاؤں کے لوگ کھیتی باڑی کرتے اور اپنے باغات کے پھل حاصل کر کے اپنی روزی کمایا کرتے تھے۔ جب پچھلے ہفتے شرق اردن اور اسرائیل کے درمیان اس گاؤں کے باشندوں کو واپس انکے گاؤں بھیجنے کا معاہدہ ہوا تو اس گاؤں کے ان خاندانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جو اسرائیلی فوجوں کے داخلے کے وقت بھاگ کر آ گئے تھے اس گاؤں پر آج کل یہودیوں کا قبضہ ہے ان دیہاتیوں نے اپنے سامان باندھ لئے اور دوسرے مہاجرین کو الوداع کہا (اسٹار)

پری ٹوریا ۱۰ ستمبر۔ کلکتہ کے علی پور کے چڑیا گھر سے دو ریچھ یہاں کے چڑیا گھر کے لئے آئے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل پری ٹوریا کی چڑیا گھر سے کچھ جانور کلکتہ کے چڑیا گھر کو روانہ کئے گئے تھے۔ (اسٹار)

لنکا پاکستان میں سفیر مقرر کریگا

کولمبو ۱۰ ستمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لنکا اس سال کے آخر تک پاکستان میں اپنا ہائی کمشنر روانہ کرے گا۔ ۱۹۴۹-۵۰ء کے بجٹ میں ان ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ جن کے ساتھ لنکا کے سفارتی تعلقات ابھی تک قائم نہیں ہوئے۔ پاکستان میں لنکا کے ہائی کمشنر اور ان کے دفتر کے اخراجات اس بجٹ میں سے حاصل کئے جائیں گے۔

پاکستان میں ہائی کمشنر کے تقرر کے بعد بیرونی دنیا میں لنکا کے چھ سفیر ہو جائینگے۔ آج کل امریکہ میں لنکا کا سفیر موجود ہے۔ آسٹریلیا برطانیہ اور ہندوستان میں لنکا کے ہائی کمشنر مقیم ہیں اور برما میں لنکا کے خصوصی سفیر موجود ہیں۔ (اسٹار)

لنکا نے درآمد کے محصول میں کمی کر دی

کولمبو ۱۰ ستمبر لنکا میں بہت سی اشیاء پر درآمد کے محصول کو کم کر دیا گیا ہے۔ محصول میں کمی اینسی (؟) کانفرنس میں منعقد ہونے والی حالیہ تجارتی کانفرنس کی سفارش کا نتیجہ ہے اس تخفیف کے باعث ملک میں ضروریات زندگی کی گرانی بہت حد تک کم ہو جائے گی۔

جن اشیاء پر محصول کم کیا گیا ہے۔ ان میں کپڑا قدرتی ریشم کی مصنوعات۔ دریاں اور قالین کمبل۔ روئی کا تاگہ، خشک اور تر پھل اور مچھلی شامل ہیں۔ جولائی کے مہینے میں بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر مالیات نے بہت سی چیزوں پر محصول کم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ نئے اعلان کے ذریعے جن اشیاء پر محصول کم کیا گیا ہے ان کی تعداد تقریباً ۲۰۰ ہے۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کی فوج جاپان میں رہیگی

سڈنی ۱۰ ستمبر۔ ان افواہوں کا جواب دیتے ہوئے کہ جاپان کا نظم ونسق جنرل میکارتھر کی نگرانی میں امریکی فوج کے سپرد کر دیا جائے گا۔ آسٹریلیا کے وزیر افواج نے یہاں اعلان کیا ہے کہ جب تک جاپان کے ساتھ امن کا معاہدہ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک دولت مشترکہ کی قبضہ کرنے والی فوج جاپان میں رہے گی۔

دولت مشترکہ کی فوج میں زیادہ تعداد آسٹریلیا کی فوجوں کی ہے اور اس فوج میں آسٹریلیا کی فضائی اور بحری فوج کے بھی دستے شامل ہیں۔ یہاں ابھی تک جاپان کے ساتھ امن کے معاہدے کی تاریخ کے متعلق کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکا (اسٹار)

برطانیہ کے طالبعلموں کی تعداد

لندن ۱۰ ستمبر برطانیہ کے طالبعلموں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ برطانیہ کی نئی نسل زیادہ تعداد میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خواہشمند ہے بلکہ بیرونی ممالک سے بھی بہت سی درخواستیں موصول ہو رہی ہیں کہ وہاں کے طالب علموں کو برطانیہ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم جاری کرنے کی اجازت دی جائے۔ برطانیہ میں طالب علموں کی تعداد کے متعلق حال ہی میں ایک رپورٹ شائع کی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۸ء کے درمیان طالب علموں کی آبادی ۷۵ فی صد بڑھ گئی ہے۔ اور ان کی تعداد ۵۰۰۰۲ سے ۸۵۰۷۷ ہو گئی ہے (اسٹار)

دنیا کی مشہور آبشار ختم ہو جائے گی

لندن ۱۰ ستمبر۔ جو اطلاعات یہاں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ اوون فالز ([illegible]) کی دریائے نیل کی آبپاشی کی اسکیم کی وجہ سے دنیا کی ایک مشہور آبشار ختم ہو جائے گی۔ یہ ربن کی آبشاریں ہیں اور ان آبشاروں کا پتہ ۸۷ سال ہوئے ایک سیاح سپیک نامی نے لگایا تھا اور ان کو سفید نیل کا منبع تسلیم کر لیا گیا تھا۔ ایک بند کے ذریعے ایک بہت بڑا تالاب بنانے کی اسکیم ہے۔ اسکے باعث ان آبشاروں کی گہرائی صرف ۱۴ فٹ رہ جائے گی اور جب بجلی گھر مکمل ہو جائینگے تو یہ آبشاریں بالکل ختم کر دی جائیں گی۔ تاکہ جھیل وکٹوریہ سے پانی کا بہاؤ بہتر ہو جائے۔ (اسٹار)

چینی فوجی لیڈر کی طرف سے مارشل اسٹالین کا شکریہ

تجارت ۱۰ ستمبر۔ یہاں سے شائع ہونے والے سرکاری کمنفارم کے رسالے کی حالیہ اشاعت میں چین کے کمیونسٹوں کی فوج کے کمانڈر انچیف نے لکھا ہے کہ مارشل اسٹالین اور کامریڈ ماؤ زے تنگ کے خیالات چین کے انقلاب پسندوں کی فتوحات میں کافی حد تک ممد ثابت ہوئے ہیں۔ جنرل چو نے مزید لکھا ہے۔ ہمیں روس سے بہت سی دوستانہ اور برادرانہ امداد ملتی رہی ہے۔ اس امداد کے بغیر ہماری فتح ناممکن تھی۔ (اسٹار)